بِسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔14 مدیر۔نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ: رشید الدین، شرافت اللہ۔ ماہ ،ہجرت 1388 ہجری شمسی، بمطابق مئی 2009ء شمارہ نمبر 5

قرآن کریم

۲۔میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں ۳۔یہی کامل کتاب ہے،اس (امر) میں کوئی شک نہیں،متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔۴۔جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں

(سورۃ البقرۃ،آیات 2 تا 4،ترجمہ از تفسیر صغیر صفحہ 5)

مسجد بشیر میں جرمنی کی موجودہ اقتصادی صورتحال پر مالی امور کے ماہر جناب Dr,Michael Meister صاحب کا لیکچر

مورخہ ۲ اپریل بروز جمعرات شام ۶ بجے مسجد بشیر بینز ہائیم میں موجودہ اقتصادی حالات کے اوپر روشنی ڈالنے کے لئے ایک لیکچر کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے ڈاکٹر میشل مائسٹر Dr,Michael Meister جو کہ CDU سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور نیشل اسمبلی کے ممبر اور مالی امور کے نگران ہیں،کو دعوت دی گئی جو انہوں نے خوشی سے قبول کی۔

ڈاکٹر صاحب کو مندرجہ ذیل نقاط پر حاضرین کو آگاہ کرنے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔

۱۔موجودہ کساد بازاری کی وجوہات

۲۔موجودہ اقتصادی صورتحال سے کس طرح نپٹا جا سکتا۔

۳۔ان حالات میں کن چیلنجز کا سامنا ہے۔

۴۔اس صورت حال میں ہر شہری کی کیا ذمہ داری ہے۔

۵۔اس مشکل سے کس طرح نکلا جا سکتا ہے۔

اس پروگرام کی تیاری کے لئے نوجوانوں پر مشتمل ریسرچ سیل نے موجودہ حالات اور نظام کا ہر پہلو سے مطالعہ کیا اور موجودہ اقتصادی نظام واسلامی اقتصادی نظام کا تقابلی جائزہ تیار کیا۔

پروگرام کی دعوت پریس،الیکٹرونک میڈیا اور ریڈیو کے ذریعہ عوام کو دی گئی اور کثیر تعداد میں دعوت

باقی صفحہ ۳ پر

Nürenberg: شہر میں بے گھر افراد کے لئے ایک تقریب

مورخہ ۱۰ مارچ کو Nürenberg شہر کے ایک ہال میں اُن کی انتظامیہ سے مل کر ایک تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں بے گھر افراد کو کھانا کھلایا گیا۔جرمنی جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھی ایسے شہری ہیں جن کو رہنے کے لئے چھت میّسر نہیں۔یہ لوگ معاشرے کے دھتکارے ہوئے بھی ہیں اور جنگلوں و پلوں کے نیچے آزاد زندگی گزارتے ہیں۔ان میں سے کئی پڑھے لکھے بھی تھے۔

جماعت کے ایک ممبر نے اس ساری تقریب کا خرچہ اپنے ذمہ لیا۔۔ہال کو سجانے کے لئے انتظام کیا گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی ایک بڑی تصویر آویزاں کی گئی۔ایک میز پر لٹریچر بھی سجایا گیا۔اگرچہ اس کی عام اجازت نہیں ہوتی مگر Heim کی انتظامیہ کی خواہش پر ایسا کیا گیا۔لوگ شوق سے لٹریچر لے کر گئے۔تقریب میں شامل افراد کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔مسیحؑ کی آمد کے بارہ میں بھی بتایا۔ ایک صاحب سے جو ایک کامیاب ڈاکٹر رہ چکے تھے اور معاشرے سے متنفر تھے، اسلام میں برابری اور انصاف کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔

اس کے بعد کھانے کی تقسیم ہوئی جس میں تقریباً ۸۰ افراد شامل ہوئے۔جماعت کے احباب نے کھانا وہیں کچن میں پکایا تھا۔نہایت کم خرچ پر Bolognese اور نوڈلز تیار ہو گئیں جو سب نے شوق سے کھائیں۔

جماعت احمدیہ کے ممبران اور انتظامیہ نے بھی سب کے درمیان بیٹھ کر،ان میں مل جل کر کھانا کھایا۔

انچارج دفتر نے تفصیل سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور کھانے کے دوران اور بعد تک گفتگو کرتے رہے۔

انتظامیہ نے بھرپور طریق پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

☆ ☆ ☆

حدیث حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصّہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی فضائل القراٰن باب من قرأ حرفاً.بحواله حديقة الصالحين ص ۲۲۲)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف میں تعلیم حقانی کامل اور مفصل طور پر بیان کی گئی اور دوسری کتابوں میں بیان نہ ہوئی۔یا جو امور تکمیل دین کے اس میں لکھے گئے اور دوسری کتابوں میں نہ لکھے گئے تو اس کا یہی باعث ہے کہ پہلی کتابوں کو وہ تمام وجوہ محرکہ وحی پیش نہ آئے اور قرآن شریف کو پیش آ گئے۔اور خود ظاہر ہو جانا ان تمام وجوہ محرکہ وحی کا کسی پہلے عہد میں قبل عہد قرآن شریف کے ایک امر محال تھا۔(براہین احمدیہ حصہّ دوم ص ۸۷ حاشیہ)

سورۃ فاتحہ

اللہ تعالیٰ نے الحمد شریف میں اپنی صفات کاملہ کا بیان کر کے ان تمام مذاہب باطلہ کا رد کر دیا ہے جو عام طور پر دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔جو سورت ام الکتاب کہلاتی ہے۔اسی واسطے پانچوں وقت پر ہر نماز کی رکعت میں پڑھی جاتی ہے کہ اس میں مذہب اسلام کی تعلیم موجود ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔ (الحکم ۶،جنوری سنہ ۱۹۰۸ء)

سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے۔ (الحکم ۲۴،جون سنہ ۱۹۰۲ء)

Lübeck میں یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا

لوکل امارت Mahdiabad: حلقہ Lübeck میں مورخہ ۲۵ مارچ کو یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جس میں یہودی،عیسائی اور اسلام کے نمائندگان نے شرکت کی۔اس سلسلہ میں میڈیا ڈوک عوامی جگہ پر یہ ہال کرایہ پر لیا گیا مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے تمام مذاہب کے مقررین اور لیوبیک شہر کی پریزیڈنٹ Stadtpräsidentin کو اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی۔۱۲ مارچ کو اخبار میں بھی یہ دعوت نامہ چھپا۔پروگرام کا آغاز مکرم علیم احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔جس کا جرمن ترجمہ مکرم ملک فرید احمد صاحب نے کیا۔پھر مکرم شہاب الدین صاحب نے اس پروگرام کا پس منظر پیش کیا۔اور اس تقریب میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد پہلی تقریر یہودی نمائندے Herr Wolfgang Seibert نے کی اور کہا کہ ہمارا سلسلہ در اصل حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے ایسے پروگرام منعقد کرنے کو اچھی کوشش قرار دیا۔دوسری تقریر Herr Christian Kiesbye نے عیسائیت کی نمائندگی میں کی۔انہوں نے پولوس کی تعلیم پر زیادہ زور دیا۔اس کے بعد مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر خطاب کیا۔اور آپؐ کے اعلیٰ اخلاق بموقعہ صلح حدیبیہ اور فتح مکہّ بیان کئے۔ اس کے بعد سوال و جواب کی دلچسپ مجلس ہوئی۔جس میں حاضرین نے بھرپور سوالات کئے جو ایک گھنٹہ تک جاری رہے۔حاضرین کے علاوہ محترمہ شوپن پریزیڈنٹ نے بھی اس پروگرام کو بہت سراہا۔تمام مقررین کو کتب سلسلہ تحفۃً دیں گئیں۔اور تمام حاضرین کو کھانا دیا گیا۔MTA کی ٹیم نے ریکارڈنگ کی۔

یادِ رفتگاں

عزیزم کاشف محمود، پُرعزم نوجوان

(محمود احمد، لنڈن)

قسط اول

خاکسار کا پیارا بیٹا عزیزم کاشف محمود مورخہ 8 اگست 2008ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگیا۔

اِنَّا للّٰہ واِنّا الیہ راجِعون۔

کاشف مورخہ 10 اگست 1976 کو اپنے ننھیال میں ٹنڈو جام (سندھ) پاکستان میں پیدا ہوا۔ اولاد کے لحاظ سے اس کا تیسرا اور بیٹوں میں دوسرا نمبر تھا۔ ڈیڑھ سال کی عمر میں پولیو کی زد میں آکر معذور ہوگیا۔ سب سے زیادہ ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوئی۔ بچپن سے ہی بے حد ذہین تھا اس لیے 5 سال کی عمر میں اپنے جسم کے تمام اعضاء کے نام انگلش میں از بر تھے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی اشیاء کے نام بتا سکتا تھا 6 سال کی عمر میں سکول داخل کروا دیا۔ جہاں پر ایک بزرگ جو خود بھی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اس سے محبت کرتے تھے کاشف کی نگرانی یعنی سکول لے کر جانا وہاں سے گھر لانے پر ملازم رکھ لے گئے۔ مڈل تک تعلیم فوجی فاؤنڈیشن ٹنڈو محمد خان کے سکول سے جہاں شوگر ملز میں خاکسار کی ملازمت تھی۔ اس دوران سکول میں مقابلہ نظم مقابلہ تقریر میں حصہ لے کر پوزیشن لی۔ ایک موقعہ پر ٹنڈو محمد خان شہر میں عام شہریوں کا جلسہ سیرت النبی ﷺ تھا جہاں مقابلہ تقریر بھی تھا کاشف کو بھی پیغام آیا چنانچہ حصہ لیا اور اول پوزیشن حاصل کی۔ جب تقریب انعامات منعقد ہوئی تو چیف گیسٹ نے جو اسسٹنٹ کمشنر تھا اپنا ہار اتار کر کاشف کو پہنا دیا۔ ساتھ ساتھ علاج بھی جاری رہا۔ بعض بزرگوں اور قریبی عزیزوں نے مشورہ دیا کہ یورپ میں چوں کہ بہتر علاج میسر ہے اس لیے وہاں چلے جائیں چنانچہ 1990ء میں خاکسار اپنی فیملی کے ساتھ جرمنی آگیا۔ یہاں آکر بھی ڈاکٹروں سے مشورے کے بعد علاج ہوا چنانچہ ہائیڈل برگ ہسپتال میں ریڑھ کی ہڈی کا کامیاب آپریشن ہوا۔ سکول میں اساتذہ کا بے حد احترام کرتا تھا جس کی وجہ سے اساتذہ بھی اسے بے حد پیار کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ذہانت کے ساتھ ساتھ انکساری وعاجزی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جس کی وجہ سے خاندان، دوست احباب میں بے حد مقبول تھا۔ سکول مکمل کرنے کے بعد بے حد شوق تھا کہ کوئی ڈپلومہ کروں۔ لیکن اس کے لیے اپنے شہر سے دور جانا پڑتا جس کا وہ متحمل نہیں ہوسکا تھا۔

جب جرمنی میں احباب جماعت میں Pizza کھولنے کا رجحان پیدا ہوا تو ہم نے بھی Pizza کھول لیا۔ ابتداء میں کاشف سکول سے آنے کے بعد ٹیلیفون ڈیوٹی کرتا بعد ازاں۔ ڈارمسٹڈ میں دو Pizza کی نگرانی سنبھالی اور اپنے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے احسن رنگ میں چلایا۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیلیفون کارڈ کا ہول سیل کا بزنس بھی کیا جس سے کاروبار میں بے حد برکت پڑی۔ کاروباری لحاظ سے بہت ترقی کرنے کی بے حد خواہش اور لگن تھی بالآخر 2000ء میں ڈارمسٹڈ میں KMAS Travel نام سے ایجنسی کھول لی۔ جس کی بنیاد سچ اور بعض ایسے اصولوں پر رکھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے ایجنسی کا نام جرمنی میں گھر گھر اور پھر بیلجیم، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں لیا جانے لگا۔ حافظہ کمال کا تھا Customer کی پہچان بے حد تھی۔ اسے یاد ہوتا تھا کہ کس شخص سے بات کی تھی پھر آہستہ آہستہ Ferry کی بکنگ بھی شروع کی۔ جرمنی سے UK اور UK سے جرمنی جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لیے معمولی منافع کے ساتھ بکنگ کرتا جس سے کاروبار میں چار چاند لگ گئے۔ ایک موقعہ پر محترم جنرل سیکرٹری صاحب جرمنی کی طرف سے فون آیا کہ حضور انور جلسہ سالانہ جرمنی پر تشریف لا رہے ہیں لہٰذا مع قافلہ بکنگ کرنی ہے۔ اس کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا لیکن ذمہ داری بھی بہت بڑی تھی۔ بہرحال وقت سے پہلے تمام کام مکمل کر لیے۔ جب تک خلیفۃ المسیح جلسہ سالانہ جرمنی سے بخیریت واپس UK تشریف نہ لے گئے بار بار دعا کے لیے کہتا۔ الحمدللہ سب کام اطمینان بخش طریقہ پر مکمل ہوگئے۔ معذوری اس کے کام میں کبھی رکاوٹ نہیں بنی۔ 20 سال کی عمر میں ڈرائیونگ سیکھنے کا شوق پورا کیا اور باقاعدہ سکول سے لائسنس حاصل کیا۔ گاڑی چلاتے وقت مکمل کنٹرول ہوتا تھا توجہ ہمیشہ سامنے رکھتا، یہی وجہ تھی کہ اللہ کے فضل سے اُس سے کبھی ٹکر وغیرہ نہ لگی۔

یہ اُس وقت کی بات ہے جب ابھی Navigation عام نہیں ہوا تھا۔ ساری فیملی کو جرمنی سے uk جلسہ سالانہ پر لاتا۔ بعض لوگوں کو اسلام آباد پہنچنا مشکل ہوتا تھا۔ ایک موقعہ پر 11 گاڑیوں کے قافلے کو لیڈ کر کے اسلام آباد پہنچایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے دوران خاکسار نے بتایا کہ کاشف گاڑی چلا کر ہمیں جلسہ سالانہ پر لایا ہے بلکہ بہت سی گاڑیوں کو Dover سے لیڈ کر کے اسلام آباد پہنچایا ہے حضورؒ بے حد خوش ہوئے۔

دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ سلسلہ اور خلافت سے بے حد محبت تھی۔ ایک ملاقات کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ جب ہماری فوٹو ہوگئی تو کاشف نے حضورؒ سے عاجزانہ کہا کہ حضور میری خواہش ہے کہ میں اکیلا آپ کے ساتھ فوٹو کھنچواؤں، حضورؒ نے ازراہ شفقت خواہش منظور فرماتے ہوئے فوٹو بنوائی۔

باقی آئندہ انشاءاللہ

بلندیٔ پرواز

(مقصود احمد علوی، جرمنی)

بعض موضوعات ایسے ہیں جو جماعت احمدیہ میں اکثر زیرِ بحث رہتے ہیں۔ اِن پر علمائے سلسلہ تقاریر کرتے ہیں، مذاکرے منعقد ہوتے ہیں، مضامین لکھے جاتے ہیں اور پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ مثلاً تعلق باللہ، تقویٰ کی باریک راہیں، عباداتِ اسلامی کی حقیقی روح، نماز میں خشوع وخضوع اور حظ کا حصول، حقیقی نیکی، قبولیتِ دعا، قربانی، اطاعت، تربیت، حقوقِ زوجین، اسلام اور امنِ عالم، ہمدردی اور خدمتِ خلق وغیرہ۔ ان موضوعات پر جماعت کے لٹریچر میں بہت سا مواد پایا جاتا ہے۔ بانیٔ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں ان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ خلفائے احمدیّت نے بھی اکثر انہی موضوعات پر ہی جماعت کو نصائح فرمائی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِس کا افرادِ جماعت کے اندازِ فکر اور افعال وکردار پر بڑا گہرا اثر ہے اور وہ غیر از جماعت مسلمانوں سے بڑے ہی واضح طور پر منفرد اور ممتاز نظر آتے ہیں۔ اِن کے مزاج، طرزِ زندگی، دین کی سمجھ، عبادات کے معیار، دعاؤں پر یقینِ کامل، سجدات میں الحاح کی کیفیات، تعلیمی معیار، بے مثال اطاعت اور قربانی کی روح، رواداری، شعائرِ اسلام کی حفاظت، محبتوں کے پرچار، امن اور سلامتی کی فضا، قوانینِ ملکی کی پابندی وغیرہ امور میں دوسروں سے زمین وآسمان کا فرق نظر آتا ہے۔

تربیت کا تعلق انسان کی باطنی صلاحیّتوں سے ہوتا ہے اور دراصل یہ انسان کے افکار، اقوال وافعال اور رویوں کی تشکیل اور ان میں بہتری کا واحد ذریعہ ہے۔ اسی کے ذریعے انسان کے کردار کی تعمیر ہوتی ہے اور وہ اپنی پیدائش کی غرض کو سمجھ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری کے معیار کو بہتر سے بہتر کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ میں اسے بنیادی حیثیّت حاصل ہے اور اس کے مرکزی اور ذیلی تنظیموں کے انتظامی ڈھانچوں میں شعبہ تربیت بھی قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح مقامی اور مرکزی سطح پر اصلاحی کمیٹیوں کا نظام ہے جن کے ذریعے ایک تو افرادِ جماعت کیلئے مختلف اقسام کے تعلیمی، تربیتی اور اصلاحی پروگرامز منعقد ہوتے رہتے ہیں اور دوسرے افرادِ جماعت کے مابین تنازعات کے تصفیے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اظہارِ تشکر

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا ہی فضل ہے کہ اُس نے ہمیں امامِ وقت کی شناخت اور اُسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کیلئے ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں ایسے بیش قیمت خزائن عطا کئے ہیں جن سے کہ دوسرے محروم ہیں۔ یہ اِنہی روحانی خزائن کا فیضان ہے کہ دوسروں کے ساتھ ایک ہی گلی محلے اور شہر میں رہنے کے باوجود احمدیوں کا جہان ہی بالکل الگ ہے۔ آپؑ نے اپنی جماعت کو عبادات، دعاؤں، تقویٰ اور حقیقی نیکی وغیرہ کا ایسا شعور عطا فرمایا ہے اور ایسے ایسے رازوں پر اطلاع دی ہے کہ جن سے غیر از جماعت مسلمان قطعی طور پر ناآشنا ہیں۔ مثال کے طور پر نمازوں میں حظّ اور خشوع وخضوع کی کیفیات اور نماز میں اپنی زبان میں دعائیں کرنا افرادِ جماعت احمدیہ سے خاص ہے۔ دعاؤں کی قبولیّت کے ڈھنگ اس طور سے آپؑ نے سکھائے کہ احمدیوں کی نمازوں کا رنگ ہی بالکل اور ہے۔ لمبے لمبے رکوع وسجود اور قیام بھی احمدیوں سے ہی خاص ہیں۔ سجدوں میں گر کر رو رو کر دعائیں کرنا اور نمازوں میں الحاح اور آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کرنے کا طریق بھی آپؑ ہی نے ہمیں سکھایا ہے۔ اسی طرح ''تقویٰ کی باریک راہوں'' کی اصطلاح بھی جماعت احمدیہ میں ہی استعمال ہوتی ہے۔ یہ شعور بھی حضرت مسیح موعودؑ نے ہی ہمیں عطا کیا ہے کہ باریک بینی سے اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہا کرو اور اپنی عبادات اور نیکی کے باغات کی حفاظت کیا کرو۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ افراد جماعت کی ایک بڑی تعداد اپنے روحانی معیاروں کو بلند کرنے اور تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

پاکستان میں جس قسم کے اسلام پر عمل ہو رہا ہے اور جس طرح ایک مخصوص طبقہ بشمول عُلَمَائُھُمْ رسوائے عالَم ہیں اور اُنہیں ذلّت کی جو مار پڑ رہی ہے محتاجِ بیاں نہیں۔ ہمارا تو پہلے بھی اس قسم کے اسلام سے کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا۔ دیکھا جائے تو ایک لحاظ سے یہ بھی شاید اچھا ہی ہوا کہ پاکستانی مسلمانوں نے ہمیں ''اپنے اسلام'' سے خارج کر دیا۔ جہاں تک ہمارے جان سے پیارے آقا ومولا حضرت محمد مُصطفےٰ ﷺ کے لائے ہوئے اسلام کا تعلق ہے تو اُس پر ہم تب بھی عمل کرتے تھے اور اب بھی اور کسی کے اختیار میں ہی نہیں کہ اُس سے ہمیں نکال سکے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس نام نہاد اِخراج کی وجہ سے پاکستان کے افراد جماعت احمدیہ کو ایک ابتلاء اور امتحان کے دور میں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اِس کا نتیجہ بھی یہ ہے کہ ہمیں تو حسینی بننے کی توفیق ملی اور وہ یزیدی قرار پائے۔ وہ اسلام کے نام پر خدا کے گھروں کو مسمار کرنے اور کلمہ طیّبہ مٹانے والے ٹھہرے اور ہمیں اِن کی حفاظت کے جرم میں قید وبند کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا کاروان ترقی کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور افرادِ جماعت کے اموال ونفوس میں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی

باقی آئندہ انشاءاللہ

لوکل امارت Rodgau: میں جرمن شہریوں کے ساتھ ایک شام

لوکل امارت Rodgau: میں مورخہ ۱۴ مارچ کو ایک شام جرمن شہریوں کے ساتھ منائی گئی۔جس میں شہر کے معززز اور اعلیٰ عہدہ داران بھی بلائے گئے تھے۔اس میٹنگ کے لئے شہر میں ایک ہال لے کر خوبصورت انداز سے سجایا گیا تھا۔مکرم ومحترم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے شمولیت اختیار کی اور جرمنوں کے سوالات کے جوابات دیئے جس سے جرمن کافی متاثر ہوئے۔اور آئندہ اپنے رفاہی کاموں میں جماعت احمدیہ کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔اس پروگرام میں اخباری نمائندے بھی شامل ہوئے اس پروگرام میں کل حاضری ۶۰ تھی جس میں سے ۳۵ جرمن شہری تھے۔ایک بڑے عہدے پر فائز عورت نے جماعت کو اپنی مدد کی پیش کش بھی کی۔اس موقعہ پر ایک عورت ایک پودہ بھی لے کر آئی جسے مسجد کے پلاٹ پر لگا دیا گیا۔پروگرام کی خبر اخبار میں تصویر کے ساتھ شائع ہوئی

جماعت Berne: میں احباب جماعت کی تبلیغی کوششیں

ریجن Niedersachsen کی جماعت Berne: میں مورخہ ۲۰ مارچ کو ایک سکول میں لیکچر Religionsunterricht میں خاکسار نے ۱۳ ویں کلاس کے ۲۵ بچوں کو اسلام میں جبر کی ممانعت اور مجبوراً سر تھوپی گئی جنگ کے موضوعات کے بارے میں تفصیل سے اسلامی تعلیم کے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔مورخہ ۸ مارچ کو ایک کیتھولک کرشے میں جماعت کو Interreligios Dialoge میں شرکت کی دعوت دی گئی۔جماعت کے افراد نے وہاں اپنا اظہار خیال کیا۔اس میں ۴۰ جرمن شہریوں نے شمولیت اختیار کی۔جماعت احمدیہ کے افراد ۵ تھے۔اس موقعہ پر چرچ کے پادری کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور قرآن کریم بھی دیا۔

ڈسن باخ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۰۹ کو لوکل امارت ڈسن باخ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد شہر کے فلپس ہال میں ہوا۔نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم حمید اللہ صاحب ظفر لوکل امیر کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن پاک مکرم محمد اسحاق خان اطہر صاحب نے کی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم عارفانہ کلام میں سے ایک نظم "جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا" کے چند اشعار مکرم سید اشتیاق شاہ صاحب نے سنائے۔

اس جلسے کی پہلی تقریر مکرم محمد صادق صاحب نے کی۔آپ نے مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوت سے متعلق حضورؑ کے اشتہارات اور چیلنجز کا ذکر کیا۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ، محبت الٰہی، عشق رسول ﷺ اور ہمدردیٔ مخلوق پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد اس کا خلاصہ جرمن زبان میں عزیزم جمیل احمد صاحب عارف نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزم محمد رافع صاحب نے نظم

"غیب سے فضل کے سامان ہوئے جاتے ہیں
مرحلے سارے ہی آسان ہوئے جاتے ہیں"

سنائی۔مکرم حمید اللہ صاحب ظفر لوکل امیر نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا:"آقا ﷺ کی سنت کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام دشمنوں اور معاندین کے لئے بھی دُعائیں کیا کرتے تھے"۔اپنی تقریر میں آپ نے حضورؑ کو موصول ہونے والے بیرنگ گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کا موصول ہونا اور آپؑ کا صبر دکھانا، غریب صحابہؓ سے شفقت، مہمان نوازی وغیرہ کے چند واقعات بھی بیان کئے۔اور حضورؑ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے احباب جماعت کو انہیں اپنانے کی تلقین بھی کی۔اس تقریر کا جرمن ترجمہ عزیزم عرفان اعظم نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزم ماجد رامہ صاحب نے جرمن زبان میں تقریر کی۔آپ نے اپنی تقریر میں آخری زمانہ میں ایک روحانی پیشوا "مسیح و مہدی" کی آمد کے بارہ میں حضرت محمد ﷺ اور دوسرے مذاہب میں کی جانے والی پیشگوئیوں کا تفصیلی ذکر کیا۔اس طرح قرآن کریم کی رو سے عیسیٰؑ کی وفات، خاتم النبیین کا مفہوم اور حدیث کی روشنی میں مسیح و مہدیؑ کے کاموں کا ذکر کیا۔

عزیزم شرجیل احمد بٹ صاحب اور شاہد احمد صاحب نے مل کر کورس کی صورت میں نظم "کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح" خوش الحانی سے سنائی۔

مرکزی نمائندہ مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ نے اپنی تقریر میں ۲۳ مارچ "یوم مسیح موعود" کے حوالہ سے پہلی بیعت، جماعت احمدیہ کے قیام کا تاریخی پس منظر اور اس دن کے منانے کا مقصد بیان کیا۔آپ نے دس شرائط بیعت اور جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا تفصیلی ذکر کیا۔آپ نے احباب جماعت کو نصیحت کی کہ شرائط بیعت کو اپنی زندگی میں رائج کرنے کی کوشش کریں۔اس تقریر کا جرمن ترجمہ مکرم ماجد رامہ صاحب نے پیش کیا۔

آخر میں عزیزم دانیال احمد اور قاصد آمینی صاحب نے ترانے کی صورت میں کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام "لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں" میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ نے اختتامی دُعا کروائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔جاتے وقت تمام احباب میں چاکلیٹ اور ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔اس جلسہ میں کل ۹۸ مرد اور ۱۵۸ مستورات نے شمولیت اختیار کی۔

لوکل امارت Kiel: میں تبلیغی سرگرمیاں

شہر کیل Kiel میں مورخہ ۲۶ مارچ بروز جمعرات Jahn Schule کے دو ٹیچرز نے اپنے دوسری اور چوتھی کلاس کے ۳۰ طلباء کے ساتھ بیت الحبیب کا وزٹ کیا۔ان بچوں کو مسجد دکھائی گئی۔اور اسلام و احمدیت کے بارے میں بتایا گیا۔پھر مکرم ملک نعیم صاحب نے ان بچوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔یہ سکول کے بچے ایک احمدی بچی عزیزہ خانیہ ملک کی دعوت پر مسجد دیکھنے آئے تھے۔آخر پر ٹیچرز کو قرآن اور اسلامی اصول کی فلاسفی اور بچوں کو آسان لٹریچر دیا گیا۔آخر پر سب کو ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔

اس کے علاوہ Offenen Kanal پر دو پروگرام ہوئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سوال و جواب کی CD مورخہ ۱۲ اور ۱۳ مارچ کو شہر Flensburg میں جو جرمنی میں ڈنمارک کے بارڈر پر ہے، دکھائی گئی۔شہر کی آبادی ایک لاکھ سے اوپر ہے۔

بقیہ۔ پروگرام مالی بحران

نامے سیاسی راہنماؤں و سرکردہ افراد میں بھی تقسیم کئے گئے۔مکرم افتخار احمد صاحب نے کمپیئر کے فرائض انجام دیئے۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جرمن ترجمہ کے بعد پروگرام کے اغراض و مقاصد اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا گیا اس کے بعد جناب ڈاکٹر مشل Dr,Michael Meister صاحب نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا لیکچر دیا جس میں دیئے گئے پانچ سوالات کی روشنی میں اقتصادی نظام کے حقائق پر بھرپور جائزہ پیش کیا۔لیکچر کے بعد سوالات کی باری تھی۔حاضرین نے مالی بحران اور اقتصادی نظام پر مشتمل سولات کئے اور اپنے علم میں اضافہ کیا۔مہمان خصوصی نے بھی خوشی سے آسان فہم جوابات سے تسلی کروائی۔

پروگرام کو MTA,ZDF ٹی وی چینل نے فلمایا اور مندرجہ ذیل اخبارات نے پروگرام کی خصوصی طور پر اشاعت کی۔

Bergstr Anzeiger-1

Starkenburg Escho-2

Odenwald Escho-3

اس پروگرام کی اہمیت کے پیش نظر مرکز سے محترم نیشنل امیر صاحب، نائب امیر صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ و طلباء، مربیان کرام نے شرکت کی۔نیز احمدی و غیر از جماعت مہمان، میئر صاحب کے نمائندہ، وغیرہ نے بھی شرکت کی۔

آخر میں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اس دوران بھی مہمانانِ کرام، خاص کر مہمان خصوصی سے گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

شانِ اسلام

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کا کہنا ہر حرف اسکا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں انکی قابیں خوان ہدیٰ یہی ہے
اُس نے خدا ملایا وہ یار اُس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گزریں اب دن چڑھا یہی ہے
اُس نے نشاں دکھائے طالب سبھی بلائے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
کہتے ہیں حسن یوسفؑ دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یوسف تو سن چکے ہو اِک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے

(درِّثمین۔مطبوعہ یوکے 1996ء۔ص ۸۱،۸۲)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم بلال احمد کو مورخہ 15 فروری 2009 کو بیٹے سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "باسل احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔احباب جماعت سے نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور نافع الناس وجود بننے نیز والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہونے کے لیے دُعا کی درخواست ہے

حیدر علی ظفر
مبلغ انچارج جرمنی

Vol. 14 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 5
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

خلفاء احمدیت اور جماعت احمدیہ کا تعلق

خلاصہ تقاریر بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء

خلیفہ اور جماعت کے باہمی تعلق کی وضاحت میں مکرم شمشاد احمد قمر مربی سلسلہ و پرنسپل جامع احمدیہ جرمنی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خلافت احمدیہ درحقیقت آنحضرت ﷺ کی خلافت کا ہی تسلسل ہے جو آپ ؐ کی پیشگوئی کے مطابق اس دور میں جاری ہوئی۔ لہٰذا خلیفہ اور جماعت کا باہمی تعلق بھی وہی ہے جو آنحضور ﷺ اور صحابہ کا تھا۔

محبت اور اطاعت کا رشتہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کے درمیان تھا اُسی طرح حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے صحابہ کے درمیان بھی قائم رہا۔ اطاعت کے پیکرِ اعلیٰ حضرت مولوی نورالدینؓ کے بارہ میں حضورؑ خود فرماتے ہیں: ’’ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکت دل کی پیروی کرتی ہے‘‘۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار یہی وجود جب منصب خلافت پر فائز کیا جاتا ہے تو نصیحت کرتے ہیں ’’چاہئے کہ تمھاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمھارے ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسے وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ‘‘۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے جماعت کی محبت اور قربت کی کیفیت کا ایک واقعہ مکرم مربی صاحب نے یوں بیان کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ مالی تحریک کی تو ایک غریب عورت اپنا زیور لے کر حاضر ہوئی۔ آپؓ نے فرمایا ابھی میں نے تحریک کی ہے، کچھ مانگا نہیں۔ وہ عورت کہنے لگی اگر آپ نے اب نہیں لینا تو اسے اپنے پاس امانت کے طور پر رکھ لیں اور جب بھی دین کو ضرورت ہو خرچ کر لیں۔ جماعت کے جذبۂ محبت و اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ’’خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں‘‘۔

خلافت ثالثہ کے دور کا تذکرہ کرتے ہوئے مکرم مربی صاحب نے کہا کہ 1974ء کے دردناک مناظر کسے یاد نہیں۔ ان خوفناک حالات کا نقشہ اخبار The Time لنڈن نے اپنی اشاعت 9.6.74 میں یوں کھینچا ہے۔ ’’بہت بڑا ہجوم جس نے تحریک احمدیت کا نام ونشان مٹانے کی قسم کھا رکھی تھی، احمدی مرد و خواتین کو ہلاک کرتے ہوئے، گھروں کو جلا کر راکھ بناتے ہوئے، ان کی مساجد کو مسمار کرتے ہوئے اور قرآن کے اوراق پھاڑ کر پاؤں تلے روندتے ہوئے سڑکوں پر ہر طرف گشت کرتا رہا۔ جب اس ہجوم کا غصّہ کم ہوا تو اس وقت تک 30 مساجد جل چکی تھیں، 500 گھروں کو نذر آتش کیا گیا، 600 دکانوں کو لُوٹا گیا، ہزاروں بے گھر ہوئے، درجنوں ہلاک ہوئے‘‘۔ باایں ہمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احباب جماعت کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا ’’کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو ہماری مسکراہٹیں چھین سکے‘‘۔

ایک مرتبہ فرمایا کہ ’’خلیفہ کا کام ہے کہ جماعت کے دکھوں کو دُور کرنے کے لئے دعا کرے..... جیسے 1974ء کے حالات میں دو مہینوں تک مَیں بالکل سو نہیں سکا‘‘۔

خلافت رابعہ میں بھی ہم ایسی محبت و اطاعت کے پھول نچھاور ہوتے دیکھتے ہیں۔ 1984ء کے حالات میں مجبور ہو کر خلیفہ وقت کو ہجرت کرنی پڑی۔ ایک دن قبل مسجد مبارک ربوہ میں ایک نماز کے بعد حاضرین کو مخاطب ہو کر فرمایا: ’’میں نے آپ کو اس لئے نہیں بٹھایا کہ میں نے کوئی تقریر کرنی ہے، میں نے آپ کو دیکھنے کے لئے بٹھایا ہے۔ میری آنکھیں آپ کو دیکھنے سے ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں اور میرے دل کو تسکین ملتی ہے۔

ان حالات میں پاکستان میں سینکڑوں بے گناہ احمدی رَبُّنَا اللہ کہنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے۔ اسیران راہ مولیٰ سے حضورؒ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں ’’اپنے محبت و عشق بھرے خطوں کے آخر میں کہتے ہیں ’’ہمارے لئے فکر نہ کریں‘‘ مگر مجھے تو مسیح موعودؑ کی جماعت ہی پیاری ہے، ان سے پیار نہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ بے اختیاری کا عالم ہے‘‘۔

خلافت کے ایک پیارے نے لکھا کہ ’’مجھے تو ایک ہی فکر کھا رہا ہے کہ کہیں انگلستان کی جماعت آپ کو مَل ہی نہ لے‘‘۔ اس پیار پر جواباً فرمایا ’’خدا کی راہ کے درویشو! میرا جینا اور میرا مرنا آپ کے ساتھ ہے‘‘۔ اے ربوہ کے پاک درویشو، اے خدا کے در کے فقیرو! تمھاری محبت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا‘‘۔

خلافت خامسہ کے بارہ میں محترم شمشاد صاحب نے بتایا! آغاز پر ہی پیارے آقا نے محبت بھری دعاؤں کے ساتھ فرمایا ’’نہایت پیار سے میں عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت سے بہت پیار ہے‘‘۔ مزید خلافت خامسہ کے انتخاب کے حوالہ سے محبت و اطاعت کا نظارہ یاد دلایا کہ مسجد فضل لنڈن کے باہر سڑکوں پر ہزارہا منتظر افراد نے حضور انور کے خلافت پر فائز ہونے کا اعلان ہونے کے بعد آپ کا پہلا فرمان یہ سنا کہ ’’احباب تشریف رکھیں‘‘ تو فوراً بلا تامّل جو جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا۔

پھر افریقہ کی محبت و اطاعت کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں بیان کیا۔ ’’افریقہ میں بھی میں دورے پر گیا ہوں۔ ایسے لوگ جنہوں نے کبھی دیکھا نہیں تھا، اس طرح ٹوٹ ٹوٹ کر محبت کا اظہار کیا ہے کہ جس طرح برسوں کے بچھڑے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ سب خلافت سے محبت ہے۔..... بعض بچے سکیورٹی کو توڑتے ہوئے آ کے چمٹ جاتے تھے... پھر لوگوں کی محبت بھی دیکھنے والی تھی کہ لوگ اس بچے کو اس لئے پیار کرتے تھے کہ تم خلیفہ سے پیار لے کر آئے ہو۔ حضور انور کے 27 مئی 2008ء کو خلافت جوبلی کے جلسہ میں خطاب کے موقع پر MTA کے ذریعہ تینوں مراکز قادیان، ربوہ اور لنڈن سے بیک وقت نعرہ ہائے تکبیر کی پُرشوکت بلند آواز اور آنسو بھرے عہد و وفا حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ’’اِنّی معکَ یا مسرور‘‘ کے پورا ہونے پر شاہد ہیں۔

آخر پر مکرم مربی صاحب نے تائید ایزدی کے نشان کا ذکر کیا کہ جو لوگ امام اور جماعت کے تعلق کو کاٹنا چاہتے تھے خدا کی تقدیر نے ان سب کو کاٹ دیا۔

☆ ☆ ☆

خبریں

جرمنی سے جرمنی کی طرف

حال ہی میں گوٹنگن یونیورسٹی میں جرمنی کے مشہور نوبل انعام یافتہ ادیب ’’گنٹر گراس‘‘ کی نئی کتاب ’’جرمنی سے جرمنی کی طرف محو سفر‘‘ کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ جناب گنٹر گراس نے اپنی کتاب کے چیدہ چیدہ اقتباسات اس تقریب میں شامل سو سے اوپر سامعین کے سامنے پڑھ کر سنائے۔

یہ کتاب ان کی ڈائری کے اس حصے پر مشتمل ہے جو انہوں نے آج سے تقریباً بیس سال پہلے مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کے موقع پر لکھی تھی۔ جرمنی کے دونوں حصّے جس طریق پر متحد ہوئے، گنٹر گراس اس طریق کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے مشرقی صوبوں کے معاشی زوال کی پیش گوئی بھی کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ جرمن اتحاد کی خاطر جس طریق سے ہم مقروض ہوئے وہ آج تک ہمارے سر پر بھاری ہے۔ اور ہم سرمایہ دارانہ نظام میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔

دارچینی ذیابیطس میں مفید

دارچینی کو مصالحہ جات میں سب سے پرانا ہونے پر فخر ہو تو یہ بجا ہے۔ تقریباً 4000 سال سے یہ چین میں ادویات میں استعمال ہوتا آ رہا ہے۔ جرمنی میں سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق یہ خون میں شکر کی مقدار کو کم کرتی ہے۔ اس لئے ذیابیطس کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔

چھوٹے مگر خطرناک کیڑے

موسم بہار میں یورپ بھر میں درختوں سے چمٹے ہوئے چھوٹے چھوٹے مگر خطرناک کیڑے (Zecken) سیر کے دوران جسم پر چمٹ کر کاٹتے ہیں اور خون چوستے ہیں۔ ان سے دو بڑی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔ ایک Borreliose اور دوسری Memingoenzephalitis (FSME)۔ پہلی بیماری بیکٹریل انفکشن ہے اور اس کا علاج انٹی بائیوٹک ادویات ہیں۔ علاج نہ کرنے کی صورت میں دل، جِلد یا اعصابی نظام متاثر ہو سکتے ہیں۔ ظاہری علامت بخار کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ دوسری بیماری FSME کے لئے ڈاکٹر سے ٹیکہ لگوانے کی ضرورت ہے۔

سستا پانی

جرمنی میں شہریوں کو حکومت کی طرف سے یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ اپنے باغ میں پانی دینے کے لئے اس نل پر علیحدہ میٹر لگوا سکتے ہیں۔ اس نل سے بہنے والے پانی پر بدرو کے چارجز نہیں لئے جائیں گے۔ اس طریق کے مطابق بچت ۹ کیوبک میٹر سالانہ سے زیادہ پانی کے استعمال پر ہی ہوسکتی ہے۔

جعل ساز گھر کے دروازے پر

جرمنی کے ایک علاقے میں معذوروں کی مدد کرنے والے ادارے نے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ ان کے نام سے جعل ساز گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر ٹھگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ٹھگ جعلی نام سے مختلف اشیاء ضرورت بیچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عوام ان سے ہوشیار رہیں۔

نئی کاروں کی مانگ میں اضافہ

جب سے حکومت جرمنی نے پرانی کار پھینک کر نئی کار خریدنے پر 2500 یورو بونس دینے کا اعلان کیا ہے مارکیٹ میں ان کاروں کی تلاش میں 1400 گنا اضافہ ہوا ہے۔